عذابِ الٰہی سے نجات کا رستہ: استغفار واصلاحِ حال

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ جب بھی کوئی کافر یا مسلمان قوم اپنے نبی ورسول پر مسلسل دعوت کے باوجود ایمان نہیں لاتی یا ایمان کے بعد شریعتِ اسلامیہ کے تقاضوں سے عہدہ برآ نہیں ہوتی تو ایسی قوم کو اللہ تعالیٰ اُخروی سزا سے پہلے اس دنیا میں ہی اپنی طرف سے وقفے وقفے سے عذاب کا مزہ چکھاتے رہتے ہیں تاکہ اس قوم میں اگر کوئی خیر کا پہلو ہے تو وہ اس عذابِ الٰہی کے نتیجے میں اللہ کی طرف رجوع کرے۔ آلِ فرعون کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا اور جب آلِ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مسلسل دعوت کے باوجود کفر کی روش کو ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات قسم کے عذاب وقفے وقفے سے بھیجے' جن میں سے پانچ کا تذکرہ قرآن نے ذیل کی آیت میں کیا ہے:

﴿فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمُ الطُّوۡفَانَ وَ الۡجَرَادَ وَ الۡقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ﴾ (الاعراف:۱۳۳)

''پس ہم نے ان پر طوفان' ٹڈی دل' کھیتی کے کیڑے' مینڈک اور خون کا عذاب بھیجا۔''

آلِ فرعون پر جب بھی کوئی عذاب نازل ہوتا تھا تو وہ حضرت موسیٰؑ کی طرف رجوع کرتے اور یہ کہتے کہ آپ کی دُعا سے اس بار اگر یہ عذاب ٹل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اور جب وہ عذاب ختم کر دیا جاتا تھا تو وہ پھر کفر کی طرف دوڑ پڑتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیۡہِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا یٰمُوۡسَی ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَہِدَ عِنۡدَکَ ۚ لَئِنۡ کَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَنُؤۡمِنَنَّ لَکَ وَ لَنُرۡسِلَنَّ مَعَکَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا کَشَفۡنَا عَنۡہُمُ الرِّجۡزَ اِلٰۤی اَجَلٍ ہُمۡ بٰلِغُوۡہُ اِذَا ہُمۡ یَنۡکُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾﴾ (الاعراف)

''اور جب آلِ فرعون پر کوئی عذاب نازل ہوتا تھا تو وہ کہتے: اے موسیٰ! آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں اس عہد کے سبب سے جو اُس نے آپ کو دے رکھا ہے (یعنی وہ آپ کی دعا قبول کرے گا اور آپ کی دعا کے نتیجے میں) اگر ہم سے یہ عذاب ٹل گیا تو ہم لازماً آپ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ لیکن جب ہم ایک خاص وقت تک کے لیے جس کو بہرحال انہیں پہنچنا تھا' ان پر سے عذاب ہٹا لیتے تو وہ فوراً اپنا وعدہ توڑ دیتے تھے۔''

ایمان لانے کے بعد شریعتِ اسلامیہ کے تقاضوں کو پورا نہ کرنے کی بدعت بھی بہت پرانی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو آلِ فرعون کی غلامی سے نجات دلاتے ہوئے مصر سے نکال کر فلسطین کی طرف لے چلے تو رستے میں لق ودق صحرا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قوم پر جس قدر نعمتوں کی بارش ہوئی اس کا ایک ہلکا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سا اندازہ پہلے سیپارے کے مضامین سے ہو جاتا ہے۔ لیکن ان نعمتوں کا شکر اللہ کی فرمانبرداری کی صورت میں ادا کرنے کی بجائے بنی اسرائیل نے ناشکری کی روش اپنائی‘ جس کی وجہ سے ان پر اللہ کی لعنت بھی ہوئی اور وہ پے در پے دنیاوی عذاب کے بھی مستحق ٹھہرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾﴾ (البقرۃ)

”اور یہود پر ذلّت و مسکنت تھوپ دی گئی اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اور یہ اس وجہ سے بھی تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ (اللہ کی حدود سے) تجاوز کرتے تھے۔“

اسی طرح سردارانِ قریش نے جب اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کو جھٹلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی قحط اور خشک سالی وغیرہ کے عذاب میں پکڑا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾﴾ (الدخان)

”پس آپ اس دن کا انتظار کریں جبکہ آسمان ایک بڑا دھواں لے کر آئے گا اور لوگوں پر یہ دردناک عذاب چھا جائے گا۔ (اور وہ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب کھول دے بلاشبہ ہم ایمان لانے والے ہیں۔ اب ان کو نصیحت کیسے فائدہ دے گی؟ حالانکہ (اس سے پہلے) ان کے پاس ایک واضح رسول آ چکے ہیں۔ پھر انہوں نے اس رسول سے اعراض کیا اور کہا کہ یہ پڑھایا ہوا اور مجنون ہے۔ بلاشبہ ہم تم سے کچھ دیر کے لیے عذاب کو ٹالنے والے ہیں اور تم پھر (کفر کی طرف) لوٹ کر جانے والے ہو۔ (ڈرو اس دن سے کہ) جس دن ہم تم کو ایک بڑی پکڑ کے ذریعے پکڑیں گے اور بلاشبہ ہم (اپنے نافرمانوں) سے انتقام لینے والے ہیں۔“

تفسیرِ طبری میں منقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق کفارِ مکہ پر یہ عذاب اُس وقت آیا جب آپ ﷺ مدینہ ہجرت فرما چکے تھے۔ قرآن نے کئی ایک مقامات پر اس بات کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ بعض اوقات سمندری سفر کے دوران قریش مکہ کو سمندر کا طوفان گھیرے میں لے لیتا تو وہ اللہ کے سامنے گڑگڑاتے اور ہر قسم کے شرک سے تائب ہو جاتے‘ لیکن جب اللہ تعالیٰ ان سے عذاب کو ٹال دیتے اور وہ خشکی پر اُتر آتے تو ان کی اکثریت پھر اسی شرک میں مبتلا ہو جاتی۔

جب مکہ المکرمہ میں اہل ایمان کی ایک ایسی تعداد وجود میں آ گئی جو اپنے رب سے ہر لمحہ توبہ و استغفار کرنے والے تھے‘ تو اللہ تعالیٰ نے ان مؤمنین اور مستغفرین کی برکت سے ان کفارِ مکہ کے عذاب کو بھی

مؤخر کر دیا جو خود اللہ سے عذاب نازل ہونے کی دعا کرتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣٢ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝٣٣﴾ (الانفال)

''اور جب انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے ہے اور حق ہے تو ہم پر (اس کے انکار کے بدلے میں) آسمان سے پتھر برسا یا ہمارے پاس (اس سے بھی) دردناک عذاب لے آ۔ (اے نبی ﷺ!) اللہ تعالیٰ ان پر اس وقت تک عذاب نازل کرنے والا نہیں ہے جب تک آپ ان کے درمیان ہیں (یعنی مکہ المکرمہ میں ہیں) اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بھی ان پر عذاب نازل کرنے والا نہیں ہے جب تک ان میں استغفار کرنے والے لوگ موجود ہیں۔''

بلاشبہ اس وقت انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بحیثیت قوم شریعتِ اسلامیہ کو نافذ نہ کرنے کی وجہ سے ہم اللہ کے دربار میں ایک مجرم قوم بن چکے ہیں اور اس قوم پر اللہ کی طرف رجوع کے لیے بنی اسرائیل کی طرح پے در پے دنیاوی عذابوں کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ کشمیر کا زلزلہ' سوات کی نقل مکانی' وزیرستان پر امریکی حملے' کراچی میں ٹارگٹ کلنگ' خانہ جنگی' خودکش دھماکوں میں معصوم عوام کی ہلاکتیں' بجلی اور معیشت کا بحران اور حالیہ سیلاب اللہ کی طرف سے عذاب کے کوڑے ہیں جو اس قوم کی نافرمانی' دین سے دوری' ظلم' کرپشن' بے حسی' بے رحمی' بے غیرتی اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کے عوض اس کی پیٹھ پر برسائے جا رہے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۗ﴾ (الانعام:٦٥)

''کہہ دیجیے! وہ (اللہ تعالیٰ) اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے نیچے سے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی طاقت کا مزہ چکھا دے۔''

واقعہ یہ ہے کہ عذاب کی ان تینوں صورتوں سے ہماری قوم گزر چکی ہے یا گزر رہی ہے۔ اس عذاب سے بچاؤ کا رستہ بھی خود قرآن ہی نے بتا دیا ہے اور وہ مستغفرین کی تعداد میں اضافہ ہے۔ جب مستغفرین کی موجودگی میں کفارِ مکہ کا عذاب ٹل سکتا ہے تو مسلمانوں کا کیوں نہیں؟ انہی اہل ایمان اور مستغفرین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر جنگ نہ ہونے دی تا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں لاشعوری طور پر انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٢٥﴾ (الفتح)

''اور اگر یہ (اہل ایمان مرد اور عورتیں مکہ المکرمہ سے) نکل جاتے تو ہم لازماً ان (اہلِ مکہ) میں سے ان لوگوں کو دردناک عذاب دیتے جنہوں نے کفر کیا ہے۔''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں استغفار اور دعا کی کس قدر اہمیت ہے۔ کیا اب وہ وقت نہیں آیا کہ ہم اللہ کی جناب میں استغفار کریں اور سیلاب' باہمی خانہ جنگی اور ٹارگٹ کلنگ جیسے عذاب سے نجات حاصل کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ ۙ وَ لَا یَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلُ فَطَالَ عَلَیۡہِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ ؕ وَ کَثِیۡرٌ مِّنۡہُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾﴾ (الحدید)

''کیا اب بھی اہل ایمان کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور جو حق بات میں سے نازل ہوا ہے' اس سے لرز جائیں اور یہ (اہل ایمان) ان اہل کتاب کی مانند نہ ہو جائیں جن کے دل ایک لمبی مدت گزرنے کے بعد سخت ہو گئے' اور ان کی اکثریت نافرمان ہے۔''

اب اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ اس عذاب سے نکلنے کا رستہ کیا ہے جس میں آج قوم مبتلا ہے تو بتا دیں کہ استغفار کو اپنے لیے لازم کرلیں۔ واللہ اعلم بالصّواب!

❁❁❁

ہماری ویب سائٹ

www.tanzeem.org

پر ملاحظہ کیجیے:

- ☆ تنظیم اسلامی کا تعارف
- ☆ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن
- ☆ بانی تنظیم اسلامی اور امیر تنظیم اسلامی کے مختلف خطابات
- ☆ تلاوتِ قرآن' دروسِ قرآن' دروسِ حدیث اور خطاباتِ جمعہ
- ☆ صحیح بخاری' صحیح مسلم' موطا امام مالک اور اربعین نوویؒ کے تراجم
- ☆ میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تازہ اور سابقہ شمارے
- ☆ اردو اور انگریزی کتابیں
- ☆ آڈیو / ویڈیو کیسٹس / سی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست

Visit us at www.tanzeem.org